حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب، دامت برکاتہم

نائب رئیس ـــــــــ جامعہ دارالعلوم کراچی

یادیں

(انتالیسویں قسط)

تکملہ فتح الملہم کی تالیف

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے تقسیم ہند سے پہلے ہندوستان میں صحیح مسلم شریف کی شاہکار شرح "فتح الملہم " کے نام سے لکھی تھی جس نے نہ صرف ہندوستان، بلکہ عرب کے علماء سے بھی خراج تحسین حاصل کیا، اور اہل علم اُس کی قدر و قیمت سے بخوبی واقف ہیں۔ لیکن حضرت کی یہ شرح ابھی کتاب النکاح تک پہنچی تھی کہ حضرت کی سیاسی اور اجتماعی مصروفیات نے انہیں گھیر لیا، اور وہ اس کی تکمیل نہ فرما سکے، یہاں تک کہ ۱۹۴۹ء میں ان کا وصال ہوگیا۔ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دلی خواہش تھی کہ اس کتاب کی تکمیل کی جائے۔ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گوناگوں مصروفیات ایسی تھیں کہ خود اس کام کیلئے وقت نکالنا مشکل تھا۔ اس لئے انہوں نے متعدد علماء سے جو علم حدیث میں اختصاص رکھتے تھے، اس خواہش کا اظہار کیا، لیکن وہ بھی بے حد مصروف تھے۔

آخرکار حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وفات سے کچھ پہلے یہ ایماء ظاہر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر میں اس کام کا آغاز کردوں، اور مسودہ لکھ لکھ کر حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دکھاتا رہوں۔ اتنے بھاری کام کا پہلے میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا، لیکن حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایماء اور اس یقین دہانی پر کہ وہ میرے مسودے کو پورا دیکھ کر جہاں ضرورت ہوگی، اصلاح فرمائیں گے، میں نے توکلاً علی اللہ صحیح مسلم کی کتاب الرضاع سے تکملہ کا کام شروع کردیا۔ پیش نظر یہ بھی تھا کہ اس طرح ان کے زیر سایہ میری

Scanned with CamScanner

تربیت ہوگی۔ چنانچہ روزانہ جو کچھ لکھتا، حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کرتا، اور وہ اپنے افادات سے سرفراز فرماتے تھے۔

لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ابھی میں مسودے کے صرف اسّی صفحات ہی لکھ پایا تھا کہ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علالت شدت اختیار کرگئی، اور بالآخر وہ وقت آ ہی گیا جس کے تصور ہی سے ہمیشہ دل بے چین رہا کرتا تھا۔ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۱ رشوال ۱۳۹۶ھ مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۷۶ء کو اپنے مالک حقیقی کے پاس پہنچ گئے۔ اس حادثے اور اُس سے پیدا ہونے والے مسائل نے مدت تک دل ودماغ ماؤف رکھا۔ فتح الملہم کی تکمیل کا کام میں نے حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس یقین دہانی پر شروع کیا تھا کہ وہ اس کی نگرانی فرمائیں گے، لیکن اب وہ سہارا چھوٹ چکا تھا۔ اس لئے ایک عرصے تک میں یہی سوچتا رہا کہ

آں قدح بشکست وآں ساقی نہ ماند

لیکن جب کچھ عرصے کے بعد ہوش ٹھکانے آنے شروع ہوئے، تو دل نے کہا کہ جو کام حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے چاؤ سے شروع فرمایا تھا، اُسے اپنی بساط کے مطابق مکمل ہی کرنا چاہئے۔ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک خدمت شروع کرنے کی توفیق بخشی ہے، تو اُنہی کے کرم سے یہ امید رکھنی چاہئے کہ وہ اس کی تکمیل بھی فرمادیں گے۔ ہم کیا اور ہمارا علم کیا؟ وہ اگر چاہیں تو ایک ناچیز ذرّے سے جو چاہیں کام لے لیں، جو کچھ ہوتا ہے، انہی کی توفیق سے ہوتا ہے، انہی سے توفیق مانگ کر کام شروع کرنا چاہئے۔ ان کی مشیت ہوگی تو وہ تکمیل کرادیں گے، اور مشیت نہیں ہے تو میری کیا مجال جو ایک لفظ بھی لکھ سکوں۔ اس خیال سے کچھ حوصلہ بندھا، اور میں نے استخارہ کرکے اس نیت سے کام ازسرِنو شروع کردیا کہ میں خود اپنی معلومات کیلئے احادیث کی شروح کا مطالعہ کروں گا، اور حاصل مطالعہ کو تحریری شکل دیدوں گا۔

حضرت شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا کہ میں نے یہ کام شروع کیا ہوا ہے، تو انہوں نے مزید ہمت افزائی فرمائی، اور اُسی وقت اپنا یہ ارادہ بھی ظاہر فرمایا کہ وہ فتح الملہم کے مقدمے کو اپنی تحقیق وتعلیق کے ساتھ مرتب کرکے شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ایک خط میں مجھے تحریر فرمایا:

"بسم الله الرحمن الرحيم

إلى الأخ الأعز والحبيب المحبّ، زهرة العلم والعلماء، وعيد أهل النّبل والفضلاء، فضيلة الشيخ محمد تقي العثماني حفظه الله ورعاه ونفع به

من أخيه ومحبه عبد الفتاح ابو غدة

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد فاحمد الله إليكم، واصلى واسلّم على سيدنا محمد عبده ورسوله، وارجو ان تكونوا انتم وسائر الأهل والإخوة بخير حال وانعم بال....

وآمل ان تحدثونى أيضا عن مشاريعكم العلمية، فقد حدثنى بعض محبيكم وهو الأخ محمد إلياس ظفر انكم تعزمون إتمام (فتح الملهم) لمولانا شبير أحمد العثمانى، وهذا فضل جسيم ومغنم عظيم .فارجو أن يحقّقه الله على يديكم ، ويقرّ به العيون ويشرح به الصدور والقلوب.

وإذا كنتم تعتزمون هذا، فانا أشارككم بلُبَينة صغيرة فى رفع هذا الصرّح الشامخ، والفضل الباذخ، وهو خدمة مقدمة (فتح الملهم) وتحقيقها وطبعها طبعاً رفيعاً وأنيقاً وخليقاً بأن يكون مقدمة لذاک الكتاب العظيم والشّرح الجسيم.

وقد توجهت إليها بالقراء ة والتنظيم منذ شهر تقريباً، مُراعياً فيما أقرأ منها النّشر والطبع فى هذه القراءة الأولى، وساقراها مرّةً ثانية للتّعليق والتخريج إن شاء الله تعالى، لتكون قرّة عين لى ولک، فدعواتكم لى بالتوفيق والعون من الله تعالى.

وفى أوّل المطبوعة التى كان آثرنى بها مولانا البنورى رحمه الله تعالى المطبوعة على حدة، ترجمةٌ لمولانا عاشق إلهى لمولانا شبير أحمد العثمانى، أراها قصيرةً عن طويل نجاده، ورفيع عماده، وشامخ أمجاده، فحبّذا لورفعتم لى ترجمته بقلمٍ أوفى جمعاً، وأصفى نبعاً، وأحرق طبعاً، وأحسن صنعاً، وأنا لكم من الشّاكرين، وتكرّموا علىّ بنسخة ثانية للتى عندى احتياطاً عند الطبع إن شاء الله تعالى.

وإذا طبع شيء من الكتب الحديثة أو الفقهية عندكم، فتكرموا بشراء

نسخة لی منه، لأشمّ ريّا الديار ولو بَعُدَ المزار، وتكاليفه من شرائه حتى ارساله إلىّ كلها علىّ، فتكرموا بذلك دون تردّد، ولكم الشكر الدّائم والأجر الدائم إن شاء الله .وسلامي للأنجال بريرة ومحمد عمران، وباقى إخوتهما بارك الله فى الجميع وتحياتى للعلماء كافة عندكم وللطلبة البررة، وأستودعكم الله، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته .

اخوكم

عبد الفتاح أو غدة

۳/ ۳/ ۱۳۹۸ھ

عنوانى الرياض .كلية أصول الدين.

كتبت لكم هذه الرسالة والأخ محمد إلياس ظفر عندى، فحرّك شوقى وشدّ يدى إلى القلم فكتبت هذه الكلمات، ولكم تحياته .

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نہایت عزیز بھائی، ومحبوب ومحب، علم وعلماء کے پھول، اہلِ شرافت وفضل کی عید، فضیلۃ الشیخ محمد تقی عثمانی حفظہ اللہ ورعاہ ونفع بہ

من جانب برادر محب عبدالفتاح ابوغدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وبعد،

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں، حضرت سیدنا محمد، اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول پر درود اور سلام بھیجتا ہوں، امید کرتا ہوں کہ آپ اور پورا خاندان اور بھائی بہترین حال میں ہوں گے۔

یہ بھی توقع رکھتا ہوں کہ آپ مجھے اپنے علمی منصوبوں کے بارے میں بتائیں، آپ کے ایک چاہنے والے، یعنی بھائی محمد الیاس ظفر صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ آپ مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب کی فتح الملہم کو تکمیل کرنے کا عزم رکھتے ہیں، یہ زبردست فضیلت اور عظیم فائدے کا کام ہے۔

اور جب آپ کا یہ عزم ہے، تو اس بلند اور اونچی شان والے محل کی تعمیر کے لئے ایک چھوٹی سی اینٹ کے ذریعہ میں آپ کے ساتھ شریک ہوں گا، وہ یوں کہ فتح الملہم کے مقدمے، اس کی تحقیق، اور اس کی اعلیٰ طباعت کی خدمت جو اس عظیم کتاب اور زبردست شرح کی شایان شان ہو، پیش کروں گا۔

چنانچہ میں اپنی توجہ مقدمے کے مطالعے اور اسے ترتیب دینے پر تقریباً ایک ماہ سے صرف کررہا ہوں، اس پہلی مرتبہ کے مطالعے ہی میں اشاعت اور طباعت کا لحاظ رکھ رہا ہوں۔ اور دوسری مرتبہ کے مطالعے میں ان شاء اللہ تعالیٰ تعلیق وتخریج مدنظر رہے گی تاکہ یہ مقدمہ میری اور آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق اور مدد کے لئے آپ کی دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے جس مطبوعہ نسخے کا ایثار میرے حق میں فرمایا تھا، اس کے شروع میں مولانا عاشق الٰہی صاحب کے لکھے ہوئے مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب کے حالات ہیں، میں اُسے ان کی بلند شان و شخصیت سے کچھ مختصر پاتا ہوں، کتنا اچھا ہو اگر آپ میرے لئے ان کے حالات ایسے قلم سے جمع فرمائیں جو زیادہ جامع، شفاف، گہرے جذبات اور بہتر انداز کا حامل ہو، میں آپ کا شکرگزار ہوں گا، اور میرے پاس موجود نسخہ کے علاوہ طباعت کے موقع پر احتیاطاً ایک دوسرا نسخہ عنایت فرمائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

آپ کے ہاں حدیث یا فقہ کی کوئی نئی کتاب چھپے، تو مجھ پر یہ کرم فرمائیں کہ میرے لئے ایک نسخہ خرید لیجئے، تاکہ میں دیار کی خوشگوار ہوا تو پالوں، اگر زیارت دور کی بات ہو، خریدنے سے لے کر ارسال کرنے کے تمام اخراجات میرے ذمہ ہیں، لہٰذا یہ کرم میرے اوپر بغیر تردد کے فرمایئے، میں آپ کا ہمیشہ شکرگزار رہوں گا، اور آپ کے لئے ان شاء اللہ ہمیشہ اجر وثواب ہوگا۔ میرا سلام صاحبزادوں، بریرہ اور محمد عمران کو، اور ان کے باقی بھائی بہنوں کو، بارک اللہ فی الجمیع، اور تمام علماء اور صالح طلبہ کو میرا سلام، اللہ کے حوالے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا بھائی

عبدالفتاح ابوغدہ

۱۳۹۸/۳/۳ھ

میرا پتہ: الریاض، کلیۃ أصول الدین

Scanned with CamScanner

میں نے یہ خط آپ کو اُس وقت لکھا جب بھائی محمد الیاس میرے پاس ہیں، چنانچہ انہوں نے میرے جذبات ابھارے اور میرے ہاتھ کو قلم کی طرف بڑھایا، اور میں نے یہ کلمات لکھ دیئے، آپ کو ان کی طرف سے بھی سلام۔

پھر ایک اور خط میں تحریر فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم

إلى الأخ الأعزّ والحبيب المحب العلامة الموهوب مولانا الشيخ محمد تقى العثمانى حفظه الله ورعاه وأكرمه وأولاه ونفع به البلاد والعباد.

من محبه وراجى دعواته :عبد الفتاح أبو غدة

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته، وبعد فاحمد الله إليكم، وأرجو أن تكونوا أنتم وسائر الأسرة الكريمة بخير من الله ونعمة .تلقيت رسالتكم اللطيفة الشريفة، فأحيَتْ من النفوس مواتَها، وردّت على الرّوح اقواتها، فلله أنتم، ولله أبوكم رحمه الله تعالى وأغدق عليه شآبيب رحمته ورضوانه، وأسكنه فسيح رحمته وجنانه.

سُررت بكتابكم جداً، وكَسَبنى نشاطاً ونشوةً وحيوية، وأعاد علىّ من العزم والجلد خيراً وإحساناً، فجزاكم الله عما كتبتم فأحييتم (ومن أحيى أرضا ميتة فهى له) كما هو نص الحديث الشريف.

وتلقّيت بعد الكتاب هديتكم الكريمة :الازدياد السنى على اليانع الجنىّ، ومقدمة فتح الملهم بشرح صحيح مسلم، فأكرمكم الله وأبقاكم لمحبيكم ملاذاً وموئلاً، ومنهلاً ومَعْلَماً .وسرّنى عزمكم على استكمال(فتح الملهم) فذلک الحقّ الّذى أشير إليه بمثل قوله تعالى (وعلى الوارث مثل ذلک)، فالحمد لله الّذى آتاكم، وأكرمكم وأولاكم، ونسأله المزيد من فضله وكرمه للشيخ والمريد والطارف مثلى، ومثلكم التليد المجيد.

وقديماً قال أبو العباس المبرّد، وهو القائل المحق :ليس لِقِدم العهد يفضَّل القائل، ولا لحِدثانه يُهتضم المصيب، ولكن يُعطى كلٌّ ما يَستحق .وتبعه ابن مالک، وما ابن مالک؟ خير من ذلک، فقال فيما هنالک، فى أوّل كتابه ((التسهيل)) ليُبصِر كلُّ عليل وكليل مقامَ

ذوی التأویل والتنزیل: وإذا كانت العلومُ مِنَحاً إلهية، ومواهب اختصاصية، فغيرُ مستبعَد أن يُدَّخَر لبعض المتأخرين، ما عَسُر على كثير من المتقدّمين، نعوذ بالله من حَسَد يسُدّ باب الإنصاف، ويَصُدُّ عنه جميل الأوصاف.

فأقرّ الله بكم وبآثاركم ومآثركم العيون، وأفرح القلب المحزون بفقدِ إبراهيمه الجوهرِ المكنون. وآمل أن يسعدنى الله سبحانه بزيارة غير بعيدة أعرّج فيها على زيارة الشيخين والترحم على صاحبى المرقدين بمشهد من القلب والعين، فتؤدّى العينُ حقَّها، وتَسْكُب الآماق وَسْقَها، ويبرُد ببرْد سَكْب الدّموع ظاهرُ القلب المفجوع. وإنّ لله ما أعطى، ولله ما أخذ، وكلّ شيء عنده بمقدار.

وآمل أن يُسعدنى الله باستكمال خدمة (مباحث فى علوم الحديث) مقدمة فتح الملهم، فأكونَ كقائد المحمل الشريف إلى الحجّ المنيف، البركات والرحمات إليه وعليه، وقائده يشدّ بمَقُوده إليه، لعلّه يناله ممّا لديه، ويَسعد بسعديه، فدعواتكم بالإتمام والإكمال، والإنجاز والاحتمال، والله مجيب الداعين.

وبارک الله بالمولود حسّان إلى إخوته الأكارم الحسان، وسلامُ جمانة وسلمان، ولبابة وحسناء -من الباقيات- إلى إخوالهنّ وأخوالهن الصّالحات عمران وبريرة ومحمّد زبير.

وتحياتى واحتراماتى للأخ الأعز الأكبر مولانا الشيخ محمد رفيع، رفع الله قدره العالى، وأمكنه من تحقيق الأمانى الغوالى فى المعهد العتيد المتلالى، ليُكمل الخلفُ ما رفعه السّلف، وتأتى اللَّبِنة تلک فى موضعها، وختاماً أستودعكم الله،

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته. الریاض ۲۴/ ۴/ ۱۳۹۸ھ

راجى الدعاء عبد الفتاح أبو غدة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نہایت عزیز بھائی، محبوب ومحب، علامہ مولانا شیخ محمد تقی عثمانی صاحب، جسے اللہ تعالیٰ نے مواہب سے نوازا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت اور دستگیری فرمائے، اور آپ کو عزت عطا فرمائے اور آپ پر احسان فرمائے، اور آپ سے ہر خاص وعام کو نفع پہنچائے۔

منجانب : آپ کا محبّ اور آپ کی دعاؤں کی امید رکھنے والا : عبد الفتاح ابو غدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وبعد،

اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ آپ سب اور معزز خاندان اللہ کے فضل اور نعمتوں میں ہوں گے۔ آپ کا لطیف وشریف مکتوب موصول ہوا، اُس نے تو جان میں جان ڈالی، اور روح کو غذا بخشی، واہ رے آپ! اور واہ رے آپ کے والد! اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی رحمت ورضوان کی گھٹائیں نازل فرمائیں، اور اپنے جوار رحمت اور جنتوں میں جگہ عطا فرمائے۔

آپ کی کتاب سے بڑا دل خوش ہوا، اُس نے مجھے نشاط اور توانائی بخشی، اور میرے اندر عزم وقوت کو بہترین اور محسنانہ طریقے سے لوٹا دیا، پس اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے لکھے پر جزاء خیر عطا فرمائے، کہ اُس کے ذریعہ آپ نے زندہ کیا (اور جس نے کسی بنجر زمین کو زندہ کیا، تو وہ اس کی ہوجاتی ہے) جیسا حدیث شریف وارد ہوئی ہے۔

نیز آپ کا ہدیہ کریمہ موصول ہوا : **الازدیاد السنیّ علی الیانع الجنیّ** اور **فتح الملهم بشرح صحیح مسلم** کا مقدمہ، اللہ آپ کو عزت دے، اور چاہنے والوں کے لئے آپ کو بطور ملجا وماویٰ اور منبع فیض ومشعل راہ سلامت رکھے۔ فتح الملہم کی تکمیل کے عزم نے دل خوش کیا، یہ وہ حق ہے جس کی طرف میں ارشاد باری تعالیٰ کے ذریعہ اشارہ دیا کرتا ہوں : (**وعلی الوارث مثل ذلک**) اور اسی طرح کا حق وارث پر بھی ہے، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آپ کو یہ نعمت عطا کی، آپ کو عزت دی، آپ پر احسان فرمایا، اور اُس اللہ سے شیخ ومرید اور مجھ جیسے نو وارد کے واسطے، اور آپ جیسے قدیم عریق خاندانی شرافت رکھنے والے کے واسطے مزید فضل وکرم کی دعا کرتے ہیں۔

ابو العباس **المبرّد** نے بہت پہلے کہا ہے، اور برحق کہا ہے : صرف زمانے کی سبقت کی بناء پر کسی کہنے والے کو فضیلت نہیں دی جاسکتی ہے، اور نہ بعد میں آنے کی وجہ سے کسی صحیح کام کرنے والے کی ناقدری کی جاتی ہے، بلکہ ہر ایک کو وہ دیا جاتا ہے جسکا وہ مستحق ہے۔ اور ابن مالک نے بھی اسی قسم کی بات کہی ہے، **وما ابن مالک؟ خیر من ذلک**۔ ابن مالک کیا زبردست چیز ہیں؟ ابن مالک ہر تصوّر سے بہتر ہیں، چنانچہ اس بارے میں اپنی کتاب تسہیل کے شروع میں لکھتے ہیں: ہر بیمار وکمزور شخص کو چاہئے کہ وہ اہلِ تفسیر کا مقام دیکھے (۱)، جب علوم خدائی عطیہ ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی خاص عطا، تو بعید نہیں ہے کہ بعد میں آنے والے کچھ لوگوں کیلئے وہ کچھ اٹھا کر

---

(۱) یہ دراصل ایک حدیث میں ایک بیوی کے اپنے شوہر کے بارے میں تعریفی کلمات بیان ہوئے ہیں۔ حضرت شیخ ؒ نے اس کی طرف تلمیح فرمائی ہے۔

رکھا گیا ہو جو بہت سے پہلے آنے والوں پر مشکل رہا۔ اللہ تعالیٰ سے ایسی حسد سے پناہ چاہتے ہیں جو انصاف کا دروازہ بند کردے، اور جمیل خصلتوں کو روک کر رکھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ اور آپ کے آثار ومآثر کے ذریعہ آنکھوں کو ٹھنڈا فرمائے، اور جو دل اپنے موتی ابراہیم کو کھو بیٹھنے کی وجہ سے غمگین ہے، اسے خوشی عطا فرمائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھے عنقریب ایک زیارت کی سعادت عطا فرمائے، جس میں دونوں شیخین کی زیارت کروں اور دونوں مرقد والوں کیلئے دعاء رحمت دل اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ کروں، تا کہ آنکھ اپنا حق ادا کرے، اور چشم نم اپنے آنسو بہادے، اور دکھا دل آنسو بہا کر کچھ ٹھنڈک محسوس کرے۔ بے شک اللہ ہی کا ہے وہ جو اُس نے عطا کیا، اور اللہ ہی کا ہے وہ جو اُس نے لیا، ہر چیز کی ایک مقدار اس کے ہاں مقرر ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے مباحث فی علوم الحدیث، یعنی فتح الملہم کے مقدمے کی خدمت مکمل کرنے کی سعادت عطا فرمائے، تا کہ میں اس شریف محمل کو حج بیت اللہ کی طرف اٹھانے والے کی طرح بنوں، برکتیں اور رحمتیں اس کے واسطے مقدر ہوں، اور لے جانے والا اپنی سواری کو تیز تیز لے جائے کہ ہوسکتا ہے کہ اُسے بھی وہ ملے جو اُس کے سواری کے پاس ہے، اور وہ بھی اس سعادت سے بہرہ ور ہو جو سواری کو حاصل ہے، لہٰذا تکمیل اور قبولیت کے لئے آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ دعا کرنے والوں کی دعا قبول فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود حسّان اور ان کے معزز بھائیوں کو برکتیں عطا فرمائیں، اور جمانہ، سلمان، لبابہ اور حسناء۔ جو باقی رہ گئی ہیں، کی طرف سے ان کے نیک بھائی بہنوں، عمران، بریرہ اور محمد زبیر کو سلام۔

اور میرا سلام واکرام نہایت عزیز بڑے بھائی، مولانا شیخ محمد رفیع، کو، اللہ تعالیٰ ان کی عالی قدر ومنزلت کو اور بلند فرمائے، اور قدیم وعریق جگمگاتے ہوئے ادارے کے سلسلے میں ان کی بیش قیمت تمناؤں کو پورا فرمائے، تا کہ خلف اس عمارت کو پورا فرمائے جس کی بنیادیں سلف نے اٹھائیں، اور وہ خاص اینٹ اپنی جگہ لگ جائے، آخر میں، اللہ کے حوالے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الریاض ۲۴ /۴ /۱۳۹۸ھ

دعا جو۔ عبد الفتاح ابوغدہ

جاری ہے.......

☆☆☆